

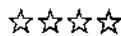
## ”بے چین امام“

از دبیر سیدنا پوری

نکلو چانس بھی لیتے رہو گے چنیاں کب تک  
گذرتی چین سے ہے زندگی، لیکن یہاں کب تک؟  
بیٹھو گے ہمارے واسطے بھی اک مکان کب تک  
رہو گے تم دعا اور بدوا کے درمیان کب تک  
عدالت میں یونہی بڑھتی رہیں گی بیشیاں کب تک  
سنو گے دوستو، تفریح خانوں سے لااں کب تک  
پرانے آستانوں سے بھروسے جھولیاں کب تک  
کریں گے مدح خوبی لیکے اجرت مدح خواں کب تک  
نظم الفاظ سے کرتے رہو گے شادماں کب تک  
بجھو گے بغیر آزاد کی شہنایاں کب تک  
چھائے جائیں گی کئے چنیوں کو ڈوریاں کب تک  
جو کہتے ہیں ستائیں گے ہمیں اللہ میاں کب تک  
پکاریں گی مجھے اک ماں کی نوئی پیلیاں کب تک  
مگر ہے مکر دنیا کو رہوں گا میں جواں کب تک  
مگر مومن یہ کہتے ہیں رہوں گا میں نہیاں کب تک  
نظر آؤ گے اے مولا سر آب روائیاں کب تک  
غلط روستوں پر چھکاتے پھروسے گے جو تیاں کب تک

ذرا سوچو زبانوں پر یہ فرقت کا بیان کب تک  
خدا کا حق ہمارا حق نہیں یاد آتے بھولے سے  
تمہارے ہر محلے میں عزاءخانہ ہے مسجد ہے  
ہمارے ہو گرگھیرے ہوئے ذلت گناہوں کی  
ارادہ نیکیوں کا ہے مگر نیکی نہیں کرتے  
کسی عجیب کو بے وقت کی شہنائی کہتے ہو  
خدا کی جایہ ذہنوں میں فقروں کو بھیلا ہے  
دلا کا ہو گیا احساس دابست لفافوں سے  
بہت اچھے مقرر ہو مگر کردار سے خال  
سو اتنے یہ اور اخلاق کے سب کچھ ہے کالج میں  
کسی کی یہ پر طاقت کسی کی وہ پر طاقت  
میری تلوار کی خوارک بن جائیں گے وہ مشرک  
رہے گا انقام خون نا حق بے زبان کب تک  
کروڑوں سال سے جیسے کے تیے حضرت شیطان  
امام وقت ہوں ہر روز ہر مومن سے ملتا ہوں  
بہت عباس یاد آتے ہیں جب تم اوگ کہتے ہو  
قیادت میں ہماری تم کو چلانا ہے جہاں والوں

یقین مجھ پر نہیں، وابستہ مردہ رہنماؤں سے  
مرداں سے میری آمد ہے "حق آیا گیا باطل"  
ہر اک ذرہ تھن رکھتا ہے ہر شے میں تکلم ہے  
ظفر پائیں اہل پر اہل قلادہ والوں کی کوشش ہے  
زمیں پر آکے پڑھنی ہے نماذن کو میرے پیچھے  
اکھڑائیں ایک ہی جھٹکے سے باب نسیر باطل  
بلاستے ہو جھنے لیکن ابھی محفل سے بھاگو گے  
غذا طاہر نظر طاہر، میں طاہر مکاں طاہر  
دیپر آتے کے بارے میں نہ پوچھو بلکہ یہ پوچھو  
گناہوں کے لئے چمن جائیں گی آزادیاں کب تک



### اقوام متحده کے صدر دروازہ پر کندہ

شیخ سعدی علیہ الرحمہ کے اشعار درج ذیل مفہوم کے حامل ہیں  
آدم کی اولاد آدمی ایک ہی جسم کے مختلف اعضاء کی حیثیت رکھتے ہیں  
کیونکہ ان کی تخلیق و آفرینش ایک ہی جوہر سے ہوتی ہے۔ جب زمانہ کی ایک  
عضو کو اذیت پہنچاتا ہے تو سارے اعضاء بدن بے چین و بیقرار ہو جاتے ہیں۔  
اگر تو کسی شخص کو رنجیدہ و غمگین دیکھ کر رنجیدہ و غم زدہ نہیں ہوتا ہے تو یہ  
مناسب نہیں ہے کہ تیر انام آدمی رکھا جائے یا تھجے آدمی کہکر پکارا جائے۔